# 112112 ـ نکاح کے الفاظ بولتے وقت دوسرے گواہ کا موجود نہ ہونا

**سوال**

میری شادی ہو چکی ہے، لیکن مجھے یہ چیز پریشان کیے ہوئے ہے کہ میرا عقد نکاح سوریا کی عدالت میں ہوا جب میں نے نکاح خوان کے متعلق دریافت کیا تو مجھے علم ہوا کہ وہ ہے تو مسلمان لیکن اس نے داڑھی منڈوا رکھی تھی اور جب عقد نکاح ہوا تو وہاں ایك گواہ موجود تھا جو کہ میرے چچا تھے جنہوں کے عقد نکاح کے الفاظ کی گواہی دی.
دوسرا گواہ ایك مسلمان وکیل تھا جو نکاح کے بعد آیا اور دستخط کر کے چلا گیا نکاح کے وقت موجود نہ تھا تو کیا اس شکل میں کیا گیا نکاح صحیح ہے یا کہ گواہ کو نکاح کے الفاظ کی ادائیگی کے وقت موجود ہونا چاہیے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

نکاح میں گواہی کا مطلب یہ ہے کہ عقد نکاح ہونے پر گواہی دی جائے، یعنی عورت کے ولی یا اس کے قائم مقام وکیل کی جانب سے ایجاب اور خاوند یا اس کے وکیل کی جانب سے قبول کی سماعت ہو.

اور اگر ایجاب و قبول تحریر کیا گیا ہو اور وہاں کوئی گونگا شخص ہو جو بول نہیں سکتا تو وہ اثنائے عقد نکاح لکھے گئے پر گواہی دے تو اس کی گواہی صحیح ہوگی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

مگر جو حق کی گواہی دے اور وہ جانتے ہوں .

اس لیے جب گواہ کو علم ہو جائے تو کافی ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع ( 5 / 162 ).

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر نکاح مشہور ہو جائے اور اعلان کر دیا گیا ہو اور لوگ اسے جانتے ہوں تو نکاح کی مخصوص گواہی سے کافی ہو جائیگا اور گواہی کی ضرورت نہیں رہےگی؛ گواہی سے زیادہ قوی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بعض علماء کرام کا کہنا ہے: نکاح میں گواہ یا پھر اعلان شرط ہے، یعنی نکاح کا اظہار اور تبیان ہونا ضروری ہے، اور جب نکاح کا اعلان ہو جائے اور لوگ جان جائیں تو یہ کافی ہوگا؛ کیونکہ یہ زیادہ واضح ہے تا کہ زنا کا اشتباہ نہ

رہے.

نکاح میں گواہ نہ بنانے میں محظور یہ ہے کہ ہو سکتا ہے وہ کسی عورت سے زنا کرے اور اس سے حمل ٹھر جائے تو وہ یہ دعوی کر دے کہ اس نے تو شادی کی ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں تھا، اس لیے یہاں گواہی کی شرط رکھی گئی ہے.

لیکن اگر نکاح کا اعلان ہو جائے اور لوگوں کو علم ہو کہ اس کا نکاح ہوا ہے تو بالاولی اس محظور کی نفی ہو جاتی ہے؛ کیونکہ یہ چیز گواہی سے زیادہ بلیغ ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے، وہ نکاح میں یا تو گواہی یا پھر اعلان کی شرط رکھتے ہیں.

بلکہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں: نکاح کے اعلان کے بغیر گواہی کے ہوتے ہوئے نکاح صحیح ہونے میں نظر ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کے اعلان کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

" نکاح کا اعلان کرو "

اور اس لیے بھی خفیہ نکاح کرنے سے بہت ساری خرابیوں کا خدشہ ہے چاہے اس خفیہ نکاح میں گواہ بھی ہوں؛ کیونکہ ممکن ہے " اللہ کی پناہ " کوئی شخص کسی عورت سے زنا کر کے کہے میں نے تو اس سے شادی کر رکھی ہے، اور پھر اس کے جھوٹے گواہ بھی پیش کردے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع ( 5 / 160 ).

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عقد نکاح پر صرف گواہ بنانے سے اعلان نکاح زیادہ قوی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے گواہی اور اعلان کے مسئلہ کی تلخیص ان الفاظ میں کی ہے:

" بلاشك و شبہ نکاح کا اعلان کرنے سے عقد نکاح صحیح ہوگا چاہے اس پرگواہ نہ بھی بنائے گئے ہوں، لیکن نکاح پر گواہ بنائے گئے ہوں اور نکاح کو خفیہ اور چھپا کر رکھا گیا ہو تو یہ محل نظر ہے، اور اگر اعلان نکاح اور گواہی دونوں جمع ہوجائیں تو اس کے صحیح ہونے میں کوئی نزاع و اختلاف نہیں.

اور جب نہ تو گواہی ہو اور نہ ہی اعلان نکاح تو عام علماء کرام کے ہاں یہ نکاح باطل ہے، اگر اس میں اختلاف بھی فرض کیا جائے تو یہ بہت قلیل ہے " انتہی

دیکھیں: الاختیارات ( 177 ).

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ:

" بلاشك و شبہ اعلان نكاح كى بنا پر نکاح صحیح ہو گا چاہے اس پر گواہ نہ بھی بنائے گئے ہوں "

اس سے یہ فائدہ ملتا ہے کہ آپ نے جو کچھ سوال میں بیان کیا ہے اس کی بنا پر پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، اور اگر بالفرض گواہی کو صحیح تسلیم نہ بھی کیا جائے تو ان شاء اللہ اعلان نکاح ہی کافی ہے.

یہاں ایك چیز پر متنبہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ گواہ وہی نہیں ہوتا جو عقد نکاح پر دستخط کرے، بلکہ عقد نکاح کے وقت جو شخص بھی وہاں موجود ہو چاہے وہ کاتب ہے یا پھر کوئی رشتہ دار یا نکاح خواں وغیرہ اگر وہ گواہی کے قابل ہوں تو وہ سب گواہ ہونگے.

واللہ اعلم .